Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عسیٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

سیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ • منگل ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ، ۹ امان ۱۳۶۱ ہش، ۹ مارچ ۱۹۸۲ء • نمبر ۵۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ :- ۸ امان / مارچ - سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی رپورٹ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا قادر مطلق خدا محض اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام ہمام کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنے فرشتوں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سر درد و بلڈ پریشر اور آنکھ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین۔

• میرے برادر نسبتی مکرم سید مقبول حسن صاحب مرحوم کی بیوہ مکرمہ بہن بشیر بیگم صاحبہ کراچی (جو مکرم مرزا معظم بیگ صاحب مرحوم کی ہمشیرہ ہیں) گر جانے کی وجہ سے شدید چوٹوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ہسپتال میں اپریشن کرایا گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ۔

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

• مکرم صلاح الدین صاحب ۱۸۷۔ اے رحیم پارک ملتان روڈ لاہور نے بذریعہ تار الفضل کو اطلاع دی ہے کہ محترم چوہدری نصیر احمد صاحب مالک لائیڈ سائنٹفک سٹور لاہور کی حالت بہت خراب اور تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے اس نیک اور مخیر وجود کی معجزانہ شفایابی کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

کیسا تھا خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۱۴۵)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس

تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف رہو۔ نمازیں بھی وقت پر ادا کرو

دنیا مقصود بالذات نہ ہو اصل مقصد دین ہونا چاہیئے

"میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان سست ہو جاویں۔ اسلام کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ خدا کے لیے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں۔ تاکہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کرلے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملہ میں کوئی ہو! دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ کو دیکھو کہ انہوں نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی خدا کو نہیں چھوڑا۔ لڑائی اور تلوار کا وقت ایسا خطرناک ہوتا ہے کہ محض اس کے تصور سے ہی انسان گھبرا اٹھتا ہے۔ وہ وقت جبکہ جوش اور غضب کا وقت ہوتا ہے ایسی حالت میں بھی وہ خدا سے غافل نہیں ہوئے۔ نمازوں کو نہیں چھوڑا دعاؤں سے کام لیا۔ اب یہ بدقسمتی ہے کہ یوں تو ہر طرح سے زور لگاتے ہیں بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں جلسے کرتے ہیں کہ مسلمان ترقی کریں مگر خدا سے ایسے غافل ہوتے ہیں کہ بھول کر بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتے پھر ایسی حالت میں کیا امید ہو سکتی ہے کہ ان کی کوششیں نتیجہ خیز ہوں جبکہ وہ سب کی سب دنیا ہی کے لیے ہیں۔ یاد رکھو جبتک لا الہ الا اللہ دل و جگر میں سرایت نہ کرے اور وجود کے ذرّے ذرّے پر اسلام کی روشنی اور حکومت نہ ہو کبھی ترقی نہ ہوگی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۸-۱۵۹)

"نماز انسان کا تعویذ ہے۔ پانچ وقت دعا کا موقعہ ملتا ہے۔ کوئی دعا تو سنی جائے گی اس لیے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہیئے اور مجھے یہی بہت عزیز ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۶)

"وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال

پندرھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۱۲-۱۳-۱۴-اور ۱۵ مارچ کو منعقد ہو رہا ہے

پندرھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مورخہ ۱۲-۱۳-۱۴-اور ۱۵ مارچ کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے

ٹورنامنٹ کا افتتاح ۱۲ مارچ بروز جمعہ صبح ۸½ بجے ہوگا۔ یہ ٹورنامنٹ چار روز جاری رہے گا۔ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۸۲ء کو شام ۳ بجے فائنل میچ ہوگا جس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انعامات تقسیم فرمائیں گے۔ ٹورنامنٹ میں ملک بھر کی نامور ٹیمیں مثلاً حبیب بنک نیشنل بنک آف پاکستان اور پاکستان آرمی وغیرہ شامل ہوں گی۔ احباب سے جوق در جوق شمولیت کی اپیل ہے۔

صدر
آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

۱۲ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۹ امان ۱۳۶۱ ہش

دنیا سے دل برداشتہ ہو کر حیاتِ نو سے ہمکنار ہونے کا طریق

اللہ تعالےٰ اپنے مامور کو اس وقت مبعوث فرماتا ہے جب لوگ دنیا کمانے میں اس درجہ منہمک اور دنیوی عیش و آرام کے اس حد تک دلدادہ ہو جاتے ہیں کہ دنیا سے پرے ان کی نگاہ جاتی ہی نہیں۔ دنیا کی زیب و زینت اور یہاں کی لذتیں انہیں اس قدر مرغوب ہو جاتی ہیں کہ جائز و ناجائز اور حرام و حلال کی تمیز ان کی نگاہوں سے اٹھ جاتی ہے اور دنیا میں اس درجہ استغراق کی وجہ سے وہ زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ع

یا بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

وہ اپنی اس حالت کی وجہ سے بظاہر زندہ ہونے کے باوجود روحانی لحاظ سے مُردوں کے حکم میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو زندہ تسلیم نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ یہ لوگ تو قبروں میں پڑے ہوئے مُردوں کی مانند ہیں۔ وہ اپنے مامور کو اسی لئے مبعوث کرتا ہے کہ وہ ان روحانی مُردوں کو از سرِ نو زندہ کرے تاکہ انہیں فلاح دارین حاصل ہو۔

چنانچہ جب اللہ تعالےٰ نے احیاءِ موتےٰ کا معجزہ دکھانے کی غرض سے انتہائی تاریکی کے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آفارِ کار قوم کی اکثریت نے روحانی موت کے پنجہ میں گرفتار ہونے کے باعث آپؐ کی باتوں پر کان دھرنے سے انکار کیا اور ان کی یہ بے حسی آپؐ پر شاق گزری تو اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے یہی فرمایا کہ یہ لوگ تو مُردہ ہیں۔ یہ تیری باتیں سننے کی اہلیت سے عاری ہیں چنانچہ فرمایا:۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝ إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ۝ (فاطر آیات ۲۳، ۲۴)

ترجمہ:۔ اور نہ زندے اور مُردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سننے کی توفیق دیتا ہے۔ تیرے لئے ممکن نہیں کہ جو لوگ قبروں میں پڑے ہیں تو کوئی بات ان کو سنا دے۔ تیرا کام صرف اتنا ہے کہ لوگوں کو (آنے والے خطرات سے) خبردار کرتا رہ۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے کفارِ مکہ کو جو دنیاداری میں سر سے پاؤں تک مستغرق تھے مُردے قرار دیا اور مُردے بھی ایسے جو قبروں میں دبے پڑے ہوں اور پھر فرمایا ان لوگوں میں زندگی آہستہ آہستہ عود کرے گی۔ یہ سنیں یا نہ سنیں تو ان کے کانوں میں حق کی بات ڈالتا رہ۔ ایک وقت آئے گا کہ ان میں زندگی کی رمق پیدا ہوگی اور یہ ایمان لائیں گے۔ جب یہ ایمان لے آئیں تو پھر تُو ان کو تربیتِ باطنی کے ذریعہ از سرِ نو زندہ کرنے میں کامیاب ہوگا۔ اسی لئے ایک اور جگہ فرمایا:۔

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝ (النمل آیات ۸۱، ۸۲)

ترجمہ:۔ تُو مُردوں کو کچھ نہیں سنا سکتا۔ نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ تُو اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال سکتا ہے۔ تُو تو انہی کو بات سنا سکتا ہے جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں اور اطاعت کو اپنا شیوہ بناتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے صاف بتا دیا کہ اے رسولؐ تیرے ذریعہ تو فی الاصل وہ مُردہ ہی زندہ ہوگا جو ایمان لے آئے گا اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنا شیوہ بنائے گا۔ تیرا پہلا کام تو ان تک پیغام کو پہنچانا اور انہیں خبردار کرتے رہنا ہے۔ جوں جوں انہیں ایمان لانے کی توفیق ملتی جائے گی اور یہ تیرے زیرِ تربیت آتے جائیں گے اور تیری قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر ان کی مُردنی دور ہونے سے ان میں زندگی عود کرتی آئے گی اور بالآخر یہ دنیا اور اس کی زینتوں سے دل برداشتہ اور متنفر ہو کر پورے طور پر خدا کی طرف آ جائیں گے اور اس طرح صحیح معنوں میں از سرِ نو زندہ ہو جائیں گے۔

اب چونکہ اصل روحانی حیات ایمان اور اطاعت کا شیوہ اختیار کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے ایمان لانے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ (الانفال آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ مومنو! جب اللہ کا رسول تمہیں اس بات کی طرف بلائے جو تمہارے لئے حیاتِ نو کا پیغام رکھتی ہے تو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ یاد رکھو اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ روحانی حیات سے ہمکنار ہونے کے لئے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ضروری ہے۔ دل کا بدلنا (یعنی کسی انسان میں ایسا انقلاب لانا کہ وہ دنیا کی طرف سے دل برداشتہ ہو کر فلاحِ اخروی کو اپنا مطمحِ نظر بنا لے) خدا کے اختیار میں ہے۔ جو بھی حیاتِ نو سے ہمکنار ہونا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے۔ کیونکہ اللہ اطاعت گزار مومنوں کے ہی دلوں کو بدلتا ہے۔ اسی لئے ساتھ ہی خبردار فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ (الانفال آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور رسول کا حکم سننے کے بعد اس سے سرتابی نہ کرو۔

اسی سورۃ میں آگے اللہ تعالےٰ نے یہ واضح فرمایا ہے کہ مردوں کو روحانی حیات مامور من اللہ کی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر احکامِ الٰہی پر عمل پیرا ہو کر دنیا اور اس کی زینتوں سے دل کو ہٹانے اور خدا کی طرف رجوع اختیار کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اور یہی وہ احیاءِ موتیٰ کا معجزہ ہے جو مامورینِ الٰہی کے ذریعہ رونما ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل پر ہم آئندہ روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ

(حدیث)

جس نے اپنی حقیقت جان لی اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

خود آگہی کا جو تجھ میں شعور ہو موجود
تو معرفت کا ترے دل میں نور ہو موجود
تو اپنے آپ سے بھی باخبر نہیں ناداں
وگرنہ خود ترے سینے میں طور ہو موجود

(محمد صدیق امرتسری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل لرزا دینے والے حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ

دورِ مکہ کے تیرہ ۱۳ سالہ ابتلا میں آپ نے کسی کو ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہ دی

دورِ نبوی کے میدانِ تبلیغ کا ایک مختصر جائزہ

مکرم محمد اقبال صاحب نجم مبلغ سلسلہ قرطبہ۔ (سپین)

خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن عالمگیر تھا آپ کا دائرۂ تبلیغ وسیع تھا اسی نسبت سے آپ کو میدانِ تبلیغ میں جو مشکلات اور مصائب برداشت کرنے پڑے وہ بھی وسیع تر تھے۔ اور جس طرح آپ نے عالی حوصلگی سے رضائے الٰہی کی خاطر انہیں اپنے نفس پر گوارا کیا اور اپنے رب کے حکم بلغ ما انزل الیک (مائدہ) پر عمل کیا وہ بھی اپنی مثال آپ اور قیامت تک کے لئے ایک کامل نمونہ ہے۔ دیگر انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں میں ہمیں وہ بات نظر نہیں آتی جو آپ میں تھی کیوں کہ آپ کے علاوہ کسی کو یہ نہیں کہا گیا۔

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (الاعراف)

کہ تو کہہ دے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اسی لئے آپ کو ہر دم یہ لگن رہتی تھی کہ وہ پیغامِ توحید جس کو پہنچانا آپ پر فرض کیا گیا ہے جلد اسے پہنچا دیں۔ چنانچہ آپ نے اس غرض کے لئے مکہ کے رؤساء و امراء سے لیکر غرباء و فقراء تک کو مخاطب کیا۔ گرد و پیش رہنے والے قبائل اور اقوام کو مخاطب کیا اور عرب کے بادشاہوں اور شہنشاہوں تک پیغامِ تبلیغ پہنچایا۔

سب سے پہلے آپ نے کوہِ صفا پر چڑھ کر بلند آواز سے ایک قبیلہ کا نام لیکر قریش کو بلایا اور دریافت کیا کہ اگر میں تمہیں یہ اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر چھپا ہوا ہے جو تم پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہے تو کیا میری بات مانو گے سب نے کہا ما جربنا علیک الا صدقا بظاہر تو یہ ناممکن سی بات ہے مگر ہم ضرور مانیں گے کیونکہ ہم نے تمہیں ہمیشہ صادق القول پایا۔ اس پر آپ نے فرمایا "تو پھر سنو

انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید

میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ اللہ کے عذاب کا لشکر تمہارے قریب پہنچ چکا ہے۔ خدائے واحد پر ایمان لاؤ تا اس سے بچ جاؤ۔

جب قریش نے یہ بات سنی تو سب ہنستے ہوئے ٹھٹھا کرنے لگے اور ابولہب نے آگے بڑھ کر کہا تبا لک الھذا جمعتنا ہلاکت ہو اسی لئے ہمیں جمع کیا تھا عرش کے خدا نے اپنے محبوب رسولؐ کی طرف سے اس کا جواب دیا۔

تبت یدا ابی لھب وتب

کہ ابولہب ہی بے دست و پا رہ جائے گا اور اسی پر ہلاکت ہوگی۔

آپ کو خالقِ حقیقی کا پیغام اس کی مخلوق تک پہنچانے کی دھن لگی ہوئی تھی چنانچہ

فانذر عشیرتک الاقربین

اپنے قریبی رشتہ داروں کو متنبہ کرنے کا حکم نازل ہوا تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ذریعہ بنو عبدالمطلب کی ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ ۴۰ کے قریب نفوس جمع ہوئے آپ نے کھانے کے بعد تقریر شروع کی تو ابولہب نے سب کو منتشر کر دیا۔ اس پر آپ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ یہ موقع تو جاتا رہا اب پھر ایک دعوت کا انتظام کرو۔ چنانچہ اب کی بار آپ نے پہلے تقریر کی اور بعد میں کھانا پیش کیا گیا آپ نے توحید کے متعلق وعظ و نصیحت کی اور کہا اے بنو عبدالمطلب! میں تمہاری طرف وہ بات لے کر آیا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اچھی بات کوئی شخص اپنے قبیلہ کیلئے لے کر نہیں آیا۔ میں تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں اگر تم میری بات مانو گے تو تم دین و دنیا کی وارث بنو گے۔ اب بتاؤ اس کام میں میرا کون مددگار ہوگا۔ سب طرف خاموشی تھی مجلس میں سناٹا تھا۔ یکلخت ایک طرح سے ایک تیرہ سالہ دبلا پتلا بچہ جس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اٹھا اور کہنے لگا میں سب سے چھوٹا ہوں اور کمزور ہوں مگر میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ یہ حضرت علیؓ کی آواز تھی آپ نے ان کی طرف دیکھا اور کہا اے عزیزو! اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو اس بچے کی بات سنو اور مانو۔ حاضرین نے بجائے عبرت حاصل کرنے کے ہنسی اور ٹھٹھے میں بات گنوا دی اور ابولہب اپنے بڑے بھائی ابوطالب کو کہنے لگا لو اب محمدؐ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم اپنے بیٹے کی پیروی کرو اور پھر یہ لوگ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کی ظاہری کمزوری کا مذاق اڑاتے ہوئے رخصت ہوئے (طبری)

چونکہ قرآن کریم میں عقیدۂ شرک کے خلاف بتوں کے خلاف آیات نازل ہو رہی تھیں۔ چنانچہ مشرکین مکہ جن کے دلوں میں بتوں کی محبت رچی ہوئی تھی جو اپنے باپ دادا کی جھوٹی عزت کے پاسبان اور کبر و نخوت میں حد سے بڑھے ہوئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ میں توحید کے حق میں دلائل اور شرک کے خلاف براہین سنتے تو آگ بگولہ ہو جاتے۔ ان کی ہنسی مذاق اب آپ کے بابرکت وجود اور چند کم زور کم زر اور کم عمر بظاہر بے حیثیت مسلمانوں کے خلاف معاندانہ مخالفت اور ایذا رسانی کی بہیمانہ صورت میں تبدیل ہو گئی۔ چنانچہ اس دور مکی میں کون کونسی تکالیف۔ ایذاء اور ظلم نہ ہوں گے جو اس گروہِ عاشقین نے برداشت نہ کئے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توحید کی تبلیغ میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ آپ کے دل کی کیفیت خدائے علیم نے یوں بیان کی ہے کہ

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین (شعراء)

کہ شاید تو اسی غم میں کہ یہ ایمان نہیں لاتے اپنے آپکو ہلاک کرے گا۔ ہدایت خداوندی پر گریاں بھی رہتے اور شبینہ دعاؤں سے خدائی امداد کے خواستگار بھی ہوتے چنانچہ ایک دفعہ آپ صحنِ کعبہ میں خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود تھے اور چند رؤسا قریش بھی وہاں مجلس جمائے بیٹھے تھے کہ ابوجہل کے ذہن میں ایک شرارت آئی کہنے لگا

ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثھا ودمھا وسلاھا ثم یمھلہ حتی اذا سجد وضعہ بین کتفیہ فانبعث اشقاھم فلما سجد وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضھم علی بعض من الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی ساجدا حتی القتہ عنہ وتبسمہم (متفق علیہ۔ ابن سعد)

اس وقت کوئی ہمت کرے اور فلاں کے ہاں سے اونٹنی کی اوجھری بمعہ خون اور گندگی اور آلائش وغیرہ کے اٹھا لائے اور جب آپ سجدہ میں جائیں تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دے چنانچہ (عقبہ بن ابی معیط) ایک شقی اٹھا اور آلائش سمیت اوجھری لا کر جب آپ سجدہ میں تھے آپ پر رکھ دی اور پھر سب قہقہے لگا لگا کر پاگل ہونے لگے کسی نے جا کر حضرت فاطمہؓ کو خبر کی تو آپ دوڑی ہوئی آئیں اور اپنے عظیم باپ کے کندھوں پر سے یہ بوجھ بمشکل اٹھایا اور کفار مکہ کو برا بھلا کہا۔ تب جا کر آپ اپنے سر مبارک کو اٹھا سکے۔

اسی طرح ایک دفعہ آپ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو یہی شقی عقبہ بن ابی معیط غصہ میں اٹھا اور آپ کی گردن مبارک میں کھردری چادر ڈال کر اسے بل دینے لگا کہ آپ کا دم رک گیا حضرت ابوبکر کو علم ہوا تو دوڑے آئے اور آپ کو اس بدبخت کے شکنجہ سے بچایا اور قریش سے مخاطب ہو کر کہا

اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ

کیا تم اس شخص کو صرف اس وجہ سے قتل کر دو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے (بخاری باب ما لقی النبیؐ)

اسی طرح ایک اور موقع پر آپ صحنِ کعبہ میں توحید کا اعلان کر رہے تو قریش اسقدر جوش میں آ گئے کہ تلواریں نکال کر آپ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے اور ایک ہنگامہ برپا کر دیا آپ کے ربیب بعنی حضرت خدیجہؓ کے فرزند حارث بن ابی ہالہ کو اطلاع ہوئی تو وہ بھاگے آئے اور خطرہ کی صورت پا کر آپ کو قریش کی شرارت سے بچانا چاہا۔ مگر اس وقت بعض نوجوانانِ قریش کے اشتعال کی یہ کیفیت تھی کہ کسی بدباطن نے تلوار چلا کر حارثؓ کو وہیں ڈھیر کر دیا (اصابہ ذکر حارث) اور اس وقت کے شور و شر میں یہ معلوم ہی نہ ہو سکا کہ تلوار چلانے والا کون تھا۔

اسی طرح ایک دن آپ اور آپ کے چند ساتھی مسلمان صحن کعبہ میں موجود تھے اور حضرت ابوبکرؓ نے برملا توحید کا اعلان کرنا شروع کیا تو قریش نے حضرت ابوبکرؓ کی اس جسارت کو دیکھا تو جوش میں آ کر ان پر ٹوٹ پڑے اور اس بے دردی سے مارا کہ جب آپ کے قبیلہ کے لوگ آپ کو اٹھا کر لے گئے تو آپ بالکل بے ہوش تھے اور ضربات کی وجہ سے ناک اور منہ خون سے لت پت تھا۔ جب آپ کو کچھ دیر بعد گھر جا کر ہوش آئی تو بے چینی اور بے قراری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت دریافت کرنے لگے اور اپنی تکلیف فراموش کر دی۔ (خمیس جلد ۱ صفحہ ۳۳۲)

ان چند واقعات سے یہ تو صاف معلوم ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ میدان تبلیغ میں آپؐ اور آپ کے ساتھی مسلمانوں کی کتنی سخت مخالفت تھی یہاں تک کہ جسمانی ایذا رسانی کفار مکہ کے لئے روز کا ایک کھیل تھا۔ حضرت عمرؓ بھی اس ابتدائی زمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو مکہ کی گلیوں میں پٹتا اور پیٹتا ہی رہتا تھا۔ (زرقانی) اور یہ حال تو اُن صحابہؓ کا تھا جو قریش میں باحیثیت سمجھے جاتے تھے۔ ان کے علاوہ جو کمزور اور غلام تھے اُن کا تو کچھ نہ پوچھئے۔ اُن پر ہونے والے مظالم تو ناقابل برداشت حد تک تکلیف دہ تھے۔ چنانچہ حضرت بلالؓ بن رباح جو امیہ بن خلف کے غلام تھے ان کا آقا مکہ کے تپتے پتھروں پر ننگے جسم لٹا کر بھاری پتھر ان کے سینے پر رکھ دیا کرتا تھا تاکہ آپ ہل نہ سکیں اور شدت تکلیف سے آپ کی زبان منہ سے باہر نکل آیا کرتی تھی۔ کبھی وہ بدبخت آپ کی گردن میں کھجور کا کھردرا رسہ باندھ کر شریر لڑکوں کے حوالے کر دیتا جو انہیں گھسیٹے لئے پھرتے یہاں تک کہ تمام جسم خون سے تربتر ہو جاتا تھا۔ اسی طرح سے حضرت خباب بن ارتؓ کا حال تھا۔ اُن کو بھٹی کے کوئلوں پر پیٹھ کے بل لٹا کر کفار مکہ سینہ پر چڑھ جاتے۔ یہاں تک کہ دہکتے کوئلے اُن کے جسم کو جلاتے جلاتے ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ اسی طرح سے حضرت صہیب رومیؓ کو اتنا پیٹا جاتا کہ آپ کے حواس مختل ہو جاتے۔ (اسد الغابہ و تاریخ کامل)۔ حضرت یاسرؓ کو اتنی اتنی تکالیف پہنچائی گئیں کہ تکالیف برداشت کرتے کرتے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ بوڑھی حضرت سمیہؓ کی شرم گاہ میں نیزہ مار کر ابوجہل نے بڑی ہی بے دردی اور شرمناکی سے انہیں شہید کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آوازے کسے جانے لگے۔ مذمم۔ مجنون اور ساحر کے ناموں سے پکارا جانے لگا۔

(بخاری باب ماجاء فی اسماء الرسول)

اس وقت جب ان دردناک حالات سے ابتدائی دور کے مسلمان دوچار تھے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس ہی ٹیک لگائے بیٹھے تھے چند صحابہؓ آئے اور عرض کی یا رسول اللہ حد ہو گئی ہے ہمیں اتنی تکلیف پہنچ رہی ہے۔ آپ ان کے لئے بد دعا کیوں نہیں کرتے! آپ یہ الفاظ سنتے ہی اُٹھ بیٹھے۔ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ دیکھو کان من قبلکم لیمشط بمشاط الحدید ما دون عظامہ من لحم او عصب ما یصرفہ ذالک عن دینہ ویوضع المنشار علی مفرق راسہ فلیشق باثنین ما یصرفہ ذلک عن دینہ ولیتمن اللہ ھذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعا الی حضر الموت ما یخاف الا اللہ .....

(بخاری ما لقی النبیؐ واصحابہ من المشرکین بمکۃ)

تم سے قبل وہ لوگ بھی گزرے ہیں جن کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے نوچ نوچ کر ہڈیوں تک صاف کر دیا جاتا تھا مگر وہ اپنے دین سے متزلزل نہیں ہوتے تھے اور وہ لوگ بھی ہو گزرے ہیں جن کے سر پر آرا رکھ کر چلا دیا جاتا تھا اور اُن کے جسموں کو دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا مگر اُن کے قدموں میں لغزش نہیں آتی تھی۔ دیکھو خدا اس کام کو ضرور پورا کرے گا حتّٰی کہ وہ وقت آجائے گا جب ایک شتر سوار صنعا سے حضرموت تک سفر کیا کرے گا اور اُسے سوائے خدا کی، ذات کے اَور کسی کا خوف نہیں ہوا کرے گا۔ مگر تم تو بہت جلدی کرتے ہو۔

اسی طرح ایک موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مع چند صحابہ کے کفار کی ایذا رسانیوں کی تاب نہ لا کر حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم مشرک تھے تو ہم معزز تھے اور کوئی ہماری طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن جب سے مسلمان ہوئے ہیں کمزور اور ناتواں ہو گئے ہیں اور ہمیں ذلیل ہو کر کفار کے مظالم سہنے پڑتے ہیں۔ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اُن کا مقابلہ کریں جس پر آپؐ نے فرمایا انی امرت بالعفو فلا تقاتلوا ..... (نسائی بحوالہ تلخیص الصحاح جلد ۱ صفحہ ۱۵۲)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے عفو کا حکم ہے۔ لڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ پس سب کے سر خدائے قدوس کے فرمان کے آگے خم ہو گئے اور آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے وہ صبر، برداشت اور استقلال اور استقامت کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر لانے سے تاریخ قاصر ہے۔ (باقی)

امراء کرام / صدر صاحبان

جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

موصیان کرام کی جائیداد کی تشخیص ابتداءً جماعتوں کی مجلس عاملہ سے کرائی جاتی ہے۔ بعض جماعتیں اس میں بہت تاخیر کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے بعض قباحتیں اور الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ اس کام میں حتی الامکان عجلت سے کام لیا کریں۔

ایسے وفات یافتہ موصیوں (جو امانتاً مقبرہ بہشتی کے علاوہ کسی اور جگہ مدفون ہوں) کے ورثاء کا فرض ہے کہ وہ موصی کی وفات کے ایک سال کے اندر اندر کم از کم اپنے اندازہ کے مطابق حصہ جائیداد۔ ادا کر دیں کیونکہ جماعتوں کی عاملہ سے تشخیص مکمل کروانے میں بعض اوقات سال سے زائد عرصہ لگ جاتا ہے۔ بصورت دیگر حسب قواعد ایسے وفات یافتہ موصیوں کی وصایا قابل فسوخی ہوں گی۔

(صدر مجلس کارپرداز)

ذہنوں کو جلا دینے والے افکار عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

((ادارہ))

ستارہ پرستوں کا حال بتانے والے دو پادریوں کا قصہ

فرانس میں دو پادری ایک دفعہ سفر کر رہے تھے کہ سفر کرتے کرتے رات آگئی اور انہیں ضرورت محسوس ہوئی کہ کہیں رات آرام سے بسر کریں اور صبح پھر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو جائیں۔ انہوں نے ایک مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے ایک عورت نکلی۔ انہوں نے کہا ہم مسافر ہیں ہم رات کاٹنا چاہتے ہیں اگر تکلیف نہ ہو تو تھوڑی سی جگہ کا ہمارے لئے انتظام کر دیا جائے۔ ہم صبح چلے جائیں گے۔ اس نے کہا تو کوئی نہیں ایک ہی کمرہ ہے جس میں ہم میاں بیوی رہتے ہیں مگر چونکہ تمہیں بھی ضرورت ہے اس لئے ہم اس کمرہ میں ایک پردہ لٹکا لیتے ہیں۔ ایک طرف تم سوتے رہنا دوسری طرف ہم رات گذار لیں گے۔ چنانچہ اس نے پردہ لٹکا دیا اور وہ دونوں اندر آگئے۔ اتفاق یہ کہ ان کے پاس کچھ روپے بھی تھے۔ اب جب وہ سونے کے لئے لیٹے تو انہیں خیال آیا کہ کہیں یہ گھر والے ہماری نقدی نہ چرا لیں۔ اس لئے انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ذرا ہوشیار رہنا اور جاگتے رہنا ایسا نہ ہو کہ ہم لوٹے جائیں۔ ادھر میاں جو قصاب تھا اس خیال سے کہ ہمارے مہمانوں کی نیند خراب نہ ہو۔ بیوی سے آہستہ آہستہ باتیں کرنے لگا۔ ان پادریوں کے پاس چونکہ روپیہ تھا انہوں نے سوچا کہ کہیں یہ لوگ ہمیں لوٹنے کی تجویز تو نہیں کر رہے اور کان لگا کر باتیں سننے لگے۔ ان دونوں میاں بیوی نے دو سؤر پال رکھے تھے جو سؤر خانے میں تھے اور وہ چاہتے تھے کہ ان میں سے ایک کو دوسرے دن ذبح کر دیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ ایک سؤر موٹا تھا اور ایک دُبلا تھا۔ اسی طرح ایک پادری بھی موٹا تھا اور ایک دُبلا۔ جب پادریوں نے کان لگا کر سننا شروع کیا تو اس وقت میاں بیوی آپس میں یہ گفتگو کر رہے تھے کہ اب وقت آگیا ہے کہ ایک کو ذبح کر دیا جائے خاوند کہنے لگا میری بھی یہی صلاح ہے کہ ایک کو ذبح کر دیا جائے۔ پادریوں نے جب یہ بات سنی تو انہوں نے سمجھا کہ بس اب ہماری خیر نہیں۔ یہ ضرور چھرا لے کر ہم پر حملہ کر دیں گے اور ہمیں مار کر نقدی اپنے قبضہ میں کر لیں گے۔ مگر انہوں نے کہا ابھی یہ فیصلہ کرنا ٹھیک نہیں۔ ذرا اَور باتیں بھی سُن لیں۔ پھر انہوں نے کان لگائے تو انہوں نے سنا کہ بیوی کہہ رہی ہے پہلے کس کو ذبح کریں۔ میاں نے کہا پہلے موٹے کو ذبح کرو۔ پتلا جو ہے اسے چند دن کھلا پلا کر پھر ذبح کر دیں گے۔ یہ بات انہوں نے جونہی سنی وہ سخت گھبرائے اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب ہمارے قتل کی تجویز پختہ ہو چکی ہے۔ چنانچہ انہوں نے چاہا کہ کسی طرح اس مکان سے بھاگ نکلیں دروازے چونکہ بند تھے اس لئے دروازوں سے نکلنے کا تو کوئی راستہ نہ تھا۔ وہ بالاخانہ پر لیٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے نظر جو ماری تو دیکھا کہ ایک کھڑکی کھلی ہے۔ بس انہوں نے جلدی سے اُٹھ کر کھڑکی میں سے چھلانگ لگا دی۔ جو موٹا پادری تھا وہ پہلے گرا اور جو دبلا پادری تھا وہ اس موٹے پادری کے اوپر آپڑا۔ دُبلے کو تو کوئی چوٹ نہ لگی مگر موٹا جو پہلے گرا تھا اس کے پاؤں میں سخت موچ آگئی اور وہ چلنے کے ناقابل ہو گیا یہ دیکھ کر دبلا پادری فوراً بھاگ کھڑا ہوا اور ساتھی کو کہتا گیا کہ میں علاقہ کے رئیس سے کچھ سپاہی مدد کے لئے لاتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو اور اِدھر اُدھر چھپ کر اپنے آپ کو بچاؤ۔ اُدھر موٹے پادری کو یہ فکر ہوا کہ کہیں گھر والے چھری لے کر نہ پہنچ جائیں اور مجھے ذبح نہ کر دیں۔ چنانچہ اس نے آہستہ آہستہ گھسٹنا شروع کیا اور گھسٹتے گھسٹتے وہ اس سؤر خانہ کے پاس جا پہنچا جس میں میزبان کے سؤر بند تھے مگر اسے کچھ پتہ نہ تھا کہ اندر سؤر ہیں یا کیا ہے۔ اس نے خیال کیا کہ میں یہاں چھپ کر بیٹھ جاتا ہوں تاکہ گھر والے میرا تعاقب کرتے ہوئے مجھے دیکھ نہ لیں۔ جب اس نے سؤر خانہ کا دروازہ کھولا تو سؤر ڈر کے مارے نکل بھاگے اور یہ اندر چھپ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ قصاب چھری لے کر موٹے سؤر کو ذبح کرنے کے لئے وہاں پہنچ گیا۔ پادری نے سمجھا کہ اب میری خیر نہیں۔ یہ ضرور مجھے مار ڈالے گا۔ چنانچہ وہ اَور زیادہ دبک کر کونے میں چھپ گیا۔ قصاب نے ڈنڈا ہلایا اور کہا نکل نکل مگر وہ اَور زیادہ سمٹ سمٹا کر ایک طرف ہو گیا۔ وہ حیران ہوا کہ سؤر نکلتا کیوں نہیں مگر خیر اس نے اَور زیادہ زور سے ڈنڈا پھیرا اور آواز دے دے کر سؤر کو باہر نکالنا چاہا اور آخر گھسیٹ کر باہر نکال لیا۔ پادری نے سمجھ لیا کہ اب کوئی چارہ نجات کا نہیں۔ اب میرے ذبح ہونے کا وقت آگیا ہے اور وہ آخری کوشش کے طور پر قصاب کے آگے ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور کہنے لگا میں پادری ہوں۔ میں نے تمہارا کوئی قصور نہیں کیا۔ خدا کے لئے معاف کر دو۔ ادھر قصاب نے جب دیکھا کہ سؤر کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجائے اندر سے ایک آدمی نکل آیا ہے تو وہ سخت حیران ہوا اور اس نے سمجھا کہ یہ کوئی فرشتہ ہے جو میری جان نکالنے کے لئے یہاں آیا ہے۔ چنانچہ وہ ڈر کر دوزانو ہو کر اس کے سامنے بیٹھ گیا اور ہاتھ جوڑ کر درخواست کرنے لگ گیا کہ خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو۔ ابھی میں مرنے کے قابل نہیں مجھے اپنے کام درست کر لینے دو۔ اور اپنے گناہوں سے تائب ہو لینے دو۔ اب یہ عجیب نظارہ تھا کہ ایک طرف پادری ہاتھ جوڑے جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو۔ تھوڑی دیر تو وہ اسی طرح ایک دوسرے کی منتیں سماجتیں کرتے رہے اور گھبراہٹ میں نہ وہ اس کی سنتا تھا اور نہ یہ اس کی۔ مگر آخر دونوں کے ہوش کچھ بجا ہونے لگے اور انہوں نے دیکھا کہ نہ وہ اس کو ذبح کرتا ہے اور نہ یہ اس کی جان نکال رہا ہے بلکہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر ان کی عقل کچھ ٹھکانے لگی اور حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور قصاب نے جو غور کیا تو اپنے سامنے رات والا پادری بیٹھا دیکھا اور حیرت سے پوچھا کہ تم یہاں کہاں۔ اس نے کہا رات کو ہم نے تم میاں بیوی کو یہ کہتے ہوئے سن پایا تھا کہ موٹے کو صبح ذبح کر دیں گے اور دبلے کو کچھ دن کھلا پلا کر۔ اس لئے ہم کھڑکی سے کود کر بھاگے اور میرا چونکہ پاؤں چوٹ کھا گیا تھا میں اس سؤر خانہ میں چھپ کر بیٹھ گیا اور میرا ساتھی فوج کی مدد لینے گیا ہے۔ اس پر قصاب نے بے اختیار ہنسنا شروع کر دیا اور بتایا کہ ان کے دو سؤر ہیں ایک موٹا اور ایک دبلا۔ وہ تو ان سؤروں میں سے موٹے کے ذبح کرنے کی تجویز کر رہے تھے اور آہستہ آہستہ اس لئے بول رہے تھے کہ مہمانوں کی نیند خراب نہ ہو۔ اتنے میں سرکاری سوار بھی آ گئے اور اس حقیقت کو معلوم کر کے سب ہنستے ہنستے لوٹ گئے۔ یہی حال ستارہ پرستوں کا ہے۔ اللہ میاں نے ان کو انسانوں کی خدمت کے لئے مقرر کیا ہے اور وہ انسان کی خدمت کر رہے ہیں مگر انسان ہے کہ ان کے آگے ہاتھ جوڑ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ خدا کے لئے ہم پر رحم کرو۔ گویا ستارے اس کے غلام بن رہے ہیں اور یہ ان کا غلام بن رہا ہے۔" (سیر روحانی جلد اوّل صفحہ ۸۹-۹۱)

مرسلہ: مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر ربوہ

احباب کے تعاون کا شکریہ

خاکسار نے حال ہی میں بعض مقامات کا دورہ کیا ہے اور احباب جماعت کو الفضل کی اہمیت واضح کر کے خریداری کی طرف توجہ دلائی ہے۔ خاکسار جہاں بھی گیا اور جس دوست سے بھی ملا اس نے نہایت خندہ پیشانی سے الفضل کی توسیع اشاعت میں دلچسپی لی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

مندرجہ ذیل احباب نے خاص طور پر تعاون فرمایا:۔

مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے خاکسار سے پورا پورا تعاون کیا اور بہت محبت سے پیش آئے۔ مکرم تاثیر احمدی صاحب نے خاکسار کو اپنے پاس ٹھہرایا اور ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی۔ مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نمائندہ الفضل نے تو نمائندگی کا حق ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ خاکسار ان کے پاس روزانہ چار بجے شام کے قریب پہنچ جاتا تھا اور اس کے بعد مکرم سماٹری صاحب خاکسار کو اپنے سکوٹر پر بٹھا کر رات کے دس دس اور گیارہ گیارہ بجے تک مختلف احباب سے ملاقات کرواتے اور انہیں الفضل کی خریداری کی طرف توجہ دلاتے رہے اور خریدار بناتے رہے۔

مکرم چوہدری فیاض احمد صاحب صدر حلقہ محمد علی سوسائٹی اپنا کام چھوڑ کر خاکسار کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر اپنے حلقہ کے مختلف احباب کے ساتھ ملاتے رہے اور انہیں الفضل کی خریداری اور اعانت کی تلقین کرتے رہے۔ مکرم نثار احمد صاحب بشارتی حیدر آباد نے بھی خاکسار سے بھرپور تعاون کیا۔

مکرم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب نے بعض مقامات کے لئے خاکسار کو اپنی گاڑی پیش کر کے میرے کام میں سہولت پیدا کر دی۔ مکرم مرزا رفیع احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کنری نے بھی خاکسار سے بھرپور تعاون کیا۔ وہ اپنا کام چھوڑ کر خاکسار کے ساتھ ایک ایک دوست کے پاس گئے اور انہیں خریدار بننے کی تلقین کی۔ مکرم عبدالسمیع صاحب بھٹی سیکرٹری مال کنری بھی خاکسار کے ساتھ بعض لوگوں کے پاس گئے اور میرے کام میں سہولت پیدا کی۔

مکرم رانا عطاء اللہ صاحب کنری نے بھی خاکسار کو کچھ وقت دیا اور احباب جماعت کو الفضل کے خریدار بننے میں خاکسار کی مدد کی۔ مکرم منور احمد صاحب نیشنل آٹو نواب شاہ نمائندہ الفضل نے بھی پورا پورا تعاون کیا بلکہ انہوں نے میرے نواب شاہ پہنچنے سے قبل ہی بہت سارا کام مکمل کر رکھا تھا اور وصولیاں بھی کی ہوئی تھیں۔ مکرم نذر محمد خان صاحب نواب شاہ کا تعاون بھی خاکسار کے شکریہ کا مستحق ہے۔ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سکھر نے بھی خاکسار سے بھرپور تعاون کیا۔ مکرم حفیظ اللہ خان صاحب کا بھی خاکسار شکر گزار ہے جنہوں نے خاکسار کے لئے رہائش کا بہت اچھا انتظام فرمایا اور سواری کا بھی۔

مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب امیر جماعت ملتان کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم عبدالسبحان ناصر صدیقی صاحب اس سال بھی سایہ کی طرح خاکسار کے ساتھ ساتھ رہے اور میری امداد کرتے رہے۔ مکرم سیٹھ صلاح الدین صاحب ملتان نے بھی خاکسار سے پورا پورا تعاون کیا۔ انہوں نے دو تین دن اپنا کام چھوڑ کر خاکسار کی مدد کے لئے وقف کر دیئے اور میرے چلتے وقت تک الفضل کے خریدار مہیا کرتے رہے۔

خاکسار ان سب کے لئے صدق دل سے دعا گو ہے اللہ تعالیٰ ان احباب کے اخلاص میں برکت دے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی بڑھ چڑھ کر توفیق دے۔ آمین۔

(خاکسار عباد اللہ گیانی۔ مینیجر الفضل)

درود شریف کی برکات کے دو انتہائی ایمان افروز واقعات

حکیم ملک محمد شریف اف محمود آباد جہلم۔ ۱۲ کوارٹر تحریک جدید ربوہ

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ جس پہلو سے بھی اور جس صفت کے لحاظ سے بھی دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بلند مقام پر نظر آتے ہیں، انہی صفات جلیلہ میں سے ایک خاص صفت آپؐ کو یہ بھی حاصل ہے کہ جو بھی خلوص نیت سے آپؐ پر درود بھیجے (یعنی آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرے) تو خدا تعالیٰ اسے اپنے بے شمار فضلوں سے نوازتا ہے اعمال خداوندی کا موجب ہونے کی اس دعا کے دو انتہائی ایمان افروز واقعات "تاریخ مدینہ" سے پیش ہیں۔

"شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "جمع الجوامع" کے دیباچہ میں میں لکھتے ہیں کہ ابن عاکر نے اپنی تاریخ میں حفص بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابوزراعہ کو موت کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان دنیا پر ملائکہ کے ساتھ نماز میں امامت کرتے ہیں۔ میں نے کہا آپ نے یہ رتبہ کس وجہ سے پایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے کئی ہزار احادیث نبوی کو لکھا ہے اور ہر حدیث پر کہا ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے "من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشراً" فرمایا ہے اسی طرح ایک اور واقع یوں بیان کیا۔

بعض صلحاء میں سے کسی پر تین ہزار دینار قرض تھے۔ قرض خواہ نے قاضی کے یہاں نالش کر دی؛ قاضی نے مرد صالح کو ایک مہینے کی مہلت دے دی۔ وہ مرد صالح قاضی کے پاس سے واپس آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر دربار الٰہی میں گریہ وزاری کرتے ہوئے محراب میں بیٹھ گیا۔ اسی مہینے کی ستائیسویں شب میں اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ حق تعالیٰ تیرے قرض کو ادا کرتے ہیں تو علی بن عیسٰے وزیر کے پاس جاؤ اور کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا قرض ادا کرنے کے لئے تین ہزار دینار دے دے۔ مرد صالح کہتے ہیں۔ جب بیدار ہوا تو میں نے اپنے اندر خوشحالی کے آثار پائے۔ لیکن دل میں خیال کیا کہ اگر وزیر نے دریافت کیا کہ اس واقعہ کی علامت کیا ہے تو میں کیا کہوں گا۔ میں یہ سوچ کر اس دن وزیر کے پاس نہیں گیا۔ دوسری رات پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتا ہوں۔ آپؐ نے جو کچھ شب اوّل ارشاد کیا تھا وہی دوبارہ فرماتے ہیں نہایت خوشی میں بیدار ہوا۔ لیکن بمقتضائے بشریت آج بھی علی بن عیسٰے کے پاس نہیں گیا۔ تیسری رات پھر دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ جانے کا سبب مجھ سے دریافت فرماتے ہیں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس واقعہ کی سچائی میں کوئی علامت چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اس بات پر تحسین فرمائی اور ارشاد کیا کہ اگر تم سے علامت دریافت کریں تو کہہ دینا کہ تم ہر روز نماز فجر سے طلوع آفتاب تک کسی سے کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار تحفہ درود شریف ہمارے پاس بھیجتے ہو جس کو خداوند تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ میں وزیر کے پاس گیا اور ان کے سامنے خواب کا قصہ بیان کیا۔ نیز جو علامت حضور نے فرمائی تھی وہ بھی کہہ دی۔ اس پر وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد مرحبا ہو تین ہزار دینار میرے پاس لائے اور کہنے لگے۔ یہ اپنے قرض کی ادائیگی میں دینا اور تین ہزار اور دیئے کہ یہ اپنے عیال میں خرچ کرنا۔ اس کے علاوہ تین ہزار پھر دیئے کہ اس کو تجارت میں لگاؤ اس کے بعد مجھے قسم دی کہ یہ محبت کا تعلق مجھ سے لے جایا کرو۔ میں تین ہزار دینار لے کر قاضی کے پاس گیا تاکہ اس کے سامنے ادا کروں میں نے قرض خواہ کو دیکھا وہ مبہوت ہو کر قاضی کے پاس آیا میں نے دینار شمار کئے اور سارا قصہ ان لوگوں کے سامنے بیان کر دیا۔ قاضی نے کہا کہ یہ کرامت وزیر کو کیوں دی جائے۔ اس قرض کو تیری طرف سے میں ادا کروں گا قرض خواہ نے کہا کہ یہ بزرگی آپ کو کیوں دی جاوے میں زیادہ مستحق ہوں کہ تیری ذات کو اپنے قرض سے بری کر دوں لہذا میں نے خدا اور رسول کے لئے معاف کیا۔ تو قاضی نے کہا میں نے جو کچھ اللہ اور اس کے رسول کے لئے نکالا ہے اسے واپس نہ لوں گا۔ میں وہ تمام مال لے کر اپنے مکان کو واپس آیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی مزید نعمت کا شکریہ ادا کیا۔

اللھم صلی علیٰ محمدٍ وآلِ محمدٍ

ماخوذ از تاریخ مدینہ ترجمہ راحت القلوب از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی صفحہ ۲۶۹ تا صفحہ ۲۷۱

آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمہ وقت درود بھیجنے کی توفیق عطا فرماوے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے وافر حصہ عطا فرماوے۔ آمین

بھیج درود اس محسن پر دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قراردادِ تعزیت

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اپنی قدیمی کارکن مکرمہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ انچارج دفتر مصباح کی اچانک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں جو کہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۲ء صبح ۴ بجے دل کی حرکت بند ہونے سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ بہت عبادت گزار۔ محنتی اور ہر ایک سے ہمدردانہ جذبات رکھنے والی خاتون تھیں۔ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئیں اور اس طرح سے اپنی دو کمسن بیٹیوں کی پرورش و تربیت کی تمام تر ذمہ داری تنہا اٹھائی اور ساری زندگی مجاہدانہ رنگ میں گزار دی۔ مرحومہ اپنی وفات سے چند روز قبل ہی اپنی سروس سے ریٹائر ہوئی تھیں۔ ابھی ان کی چھٹی اور پنشن کا معاملہ زیر غور تھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا اور اس طرح اپنی تمام ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھانے کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔

آپ نے اپنی دونوں بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور باپ کی کمی کا احساس نہ ہونے دیا۔

خدا تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ مرحومہ مغفورہ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی بیٹیوں کا خود ہی حافظ و ناصر ہو اور ان کو اور دیگر اعزہ کو اس صدمۂ عظیم کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

شریکِ غم: ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

سائیکل سفر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک سائیکل سفر کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ کا ایک وفد جو کہ ۵ سائیکل سواروں پر مشتمل تھا انتہائی سردی کے باوجود ۲۵ جنوری کو صبح ۸½ بجے مسجد نصرت سے دعا کے ساتھ روانہ ہوا۔ رات کو بھیرہ میں قیام کیا گیا۔ دوسرے دن ۲۶ جنوری کو صبح ۸½ بجے کھیوڑہ روانگی ہوئی۔ کھیوڑہ سے واپسی پر پنڈ دادن خان سے ہوتا ہوا یہ قافلہ دریائے جہلم کو عبور کر کے گھوگھیاٹ پہنچا۔ رات کو گھوگھیاٹ میں قیام کیا۔ صدر صاحب جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ نے بہت تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ! ۲۸ جنوری کو گھوگھیاٹ سے صبح ۷ بجے ربوہ کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں بھیرہ میں تھوڑی دیر قیام کیا اور رات ۱۰ بجے بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ الحمد للہ! آخری روز ۸۰ میل سفر کیا گیا۔ (زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

اعلانِ دارالقضاء

مکرم قریشی محمد یونس صاحب سکنہ مکان ۲ عقب لیرک سینما ملتان روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم قریشی محمد صادق صاحب ولد قریشی امام الدین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۲۷/۲۶ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ رقبہ ۹ ف ۴ ۔ ۹ ۔ اکنال مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ میری ہمشیرہ مسماۃ مبارکہ مسرت صاحبہ بھی مرحوم کی وارث ہیں۔ استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ ہم دونوں کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علی رضؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے مضامین پر ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- نقد انعامات مقرر ہے۔

شرائط درج ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف درج ہونے چاہئیں۔
- مضمون دو ہزار الفاظ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔
- مضمون ۳۱ جولائی سے قبل ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین اور منتظمین اطفال متوجہ ہوں!

شعبہ خدمت خلق کے تحت کامیاب ہونے والے طلباء سے ان کی کتب جمع کر کے مستحق طلباء میں تقسیم کی جائیں اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کوئی طفل اس وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہے کہ اس کے پاس کتابیں نہیں ہیں۔ اس غرض کے لیے بک بینک قائم کر کے ہفتہ وصولی کتب منائیں اور اطفال سے کتب جمع کریں۔

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعانت الفضل

مکرمہ سائرہ انجم صاحبہ بنت مکرم سید غلام محمد شاہ صاحب اعانت الفضل کی مد میں مبلغ یکصد روپے بھجواتے ہوئے احباب کرام سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوفہ کو بیش از بیش دینی و دنیاوی کامیابیاں عطا کرے۔ آمین۔ (مینجر الفضل)

مرکزی سالانہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات کے تینوں معیاروں کا مرکزی سالانہ امتحان ۷ مئی بروز جمعہ ۱۹۸۲ء کو انشاء اللہ منعقد ہوگا دیہات اور شہر کے لئے تینوں معیاروں کا الگ الگ نصاب لائحہ عمل ۸۲-۱۹۸۱ء میں درج ہے۔ سیکرٹری ناصرات لائحہ عمل اپنی مقامی صدر لجنہ سے حاصل کریں۔ اگر وہاں سے نہ مل سکے تو دفتر لجنہ مرکزیہ سے براہ راست منگوا لیں۔ ناصرات کو امتحان کی تیاری لائحہ عمل میں درج شدہ نصاب کے مطابق ابھی سے کروانا شروع کر دیں۔ اگر کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو سیکرٹری ناصرات مرکزیہ کو خط لکھ کر پوچھ لیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

جملہ لجنات کے لئے ضروری اعلان

بعض بیرونی لجنات زکوٰۃ کی رقوم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کو بغرض ادخال خزانہ بھجواتی ہیں۔ لیکن تفصیل ساتھ نہیں بھجواتیں کہ مرسلہ رقم میں کون کون سی بہن کی کتنی کتنی رقم شامل ہے۔ براہِ کرم آئندہ زکوٰۃ کی رقم بھجواتے وقت اس کی اسماء تفصیل ضرور بھجوایا کریں۔ تاکہ متعلقہ کھاتوں میں بروقت اندراج کیا جا سکے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم ۱۹۸۱ء

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم ۱۹۸۱ء کا نتیجہ زعماء انصار اللہ مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے اس امتحان میں مکرم راجہ بشیر الدین صاحب دارالبرکات ربوہ اوّل اور مکرم سید سعید احمد شاہ صاحب واربرٹن ضلع شیخوپورہ دوم قرار دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

تمام مجالس انصار اللہ سے گزارش ہے کہ موسم شجرکاری شروع ہے۔ موسم سے استفادہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں پودے لگائیں اور ملک و قوم کی خدمت کی سعادت حاصل کریں۔ پاپولر، شیشم اور پھل دار پودے لگا کر ان کی باقاعدہ نگہداشت کریں اور اپنی آئندہ ماہانہ رپورٹ میں اپنی مجلس کی مساعی جمیلہ سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ (جزاکم اللہ تعالیٰ) (قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

- میں آج کل متعدد دیوانی مقدمات میں الجھا ہوا ہوں۔ خدائی مدد اور نصرت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد ظہیر الدین احمد۔ جی ٹی ایس بکٹال لاہور)

قائدین کرام سے التماس: ہر احمدی طالب علم نے حصول علم میں بھرپور سعی کرنی ہے۔

مہتمم امور طلباء
مجلس خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۳۸

میں چوہدری کرم داد ولد نواب خان صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر ۸۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱۔ ۵ ایکڑ زمین مالیتی ایک لاکھ پچیس ہزار ۱,۲۵,۰۰۰/-

۲۔ تین مکان مالیتی ۶۰ ہزار روپے

۳۔ ٹیوب ویل پرانا مالیتی ۷۵۰۰ روپے

اس وقت مجھے ۲,۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ مستری عبد القیوم ۲/۲۸ دارالیمن ربوہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر انور احمد زاہد کوارٹر درویشاں ۱۲ دارالیمن ربوہ وصیت ۱۵۷۳۸

گواہ شد:۔ بشیر احمد ناصر کوارٹر درویشاں ۱۲ دارالیمن ربوہ وصیت ۲۳۹۶۴۔

مسل نمبر ۲۴۹۴۰

میں عطیہ شیریں زوجہ محمد عبد الستار ناصر صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ۵,۰۰۰/- روپے۔

۲۔ زیورات طلائی ۳ تولہ آٹھ ماشہ مالیتی ۵۶۰۰/- روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ عطیہ شیریں زوجہ محمد عبد الستار صاحب ناصر ربوہ۔

گواہ شد:۔ آفتاب احمد جمال وصیت ۲۲۴۷۷

گواہ شد:۔ پیر ہارون الرشید وصیت ۱۵۶۳۱

رحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۹۴۱

میں نائزہ لقمان زوجہ صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب ربوہ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۱۹۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ طلائی بالیاں ۲ عدد

۲۔ طلائی موتیا ہار ایک عدد

۳۔ موتیا پیچے والا ہار ۲ عدد

۴۔ چوڑیاں طلائی ۴ عدد

۵۔ بالیاں کندن والی طلائی ۲ عدد

۶۔ انگوٹھیاں طلائی ۵ عدد

۷۔ کڑے طلائی ۲ عدد

۸۔ ایک لڑ والی کنٹھی ایک عدد طلائی۔

۹۔ گانی طلائی ایک عدد

۱۰۔ لڑیوں والے ٹاپس طلائی ۲ عدد۔ کل وزن سترہ تولہ دس ماشے ۴ رتی مالیتی ۲۸,۸۰۸/- روپے

۱۱۔ حق مہر ۹,۰۰۰/- بذمہ خاوند محترم۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نائزہ لقمان بیگم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب دارالصدر ربوہ۔

گواہ شد:۔ محمد اسلم شاد منگلا ابن حاجی صالح محمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔

گواہ شد:۔ (صاحبزادہ) مرزا لقمان احمد خاوند موصیہ۔

دعائے مغفرت

میری ممانی جان مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ زوجہ ثانی مکرم حضرت بابو فقیر علی صاحب مرحوم (جو قادیان کے پہلے سٹیشن ماسٹر تھے) لاہور میں مورخہ ۲۲/۱/۸۲ کو انتقال کر گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون لاہور سے میت ربوہ لائی گئی اور بوجہ موصیہ ہونے کے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں رات کے وقت بروز جمعہ عمل میں لائی گئی۔ احباب ان کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کیلئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (اللہ بخش ریٹائرڈ ریلوے گارڈ ملتان)

ناظمین اطفال توجہ فرماویں

۱۔ کیا آپ نے اپنی مجلس کا بجٹ اطفال مرکز میں ارسال کر دیا ہے؟

۲۔ کیا گزشتہ سہ ماہی کا تدریجی بجٹ وصول ہو چکا ہے؟

اگر جواب نفی میں ہے تو از راہِ کرم توجہ فرما کر کمی کو پورا کریں۔

(سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

کیا آپ
چندہ عام۔ حصہ آمد
چندہ جلسہ سالانہ۔
ادا فرما چکے
ہیں؟

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر
ربوہ بالمقابل ایوان محمود
۷۱ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۱۳

مرگی والی دوائی ایک ماہ -/۴۵ روپے
بوسٹر والی گولیاں مکمل کورس۔ -/۳۰ "
قاضی دواخانہ
چک چھٹہ (رجسٹرڈ) حافظ آباد گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید اور احمدی خواتین کا فرض

(افاضہ قلم: حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو جبکہ جماعت ایک مشکل دور میں سے گزر رہی تھی الہاماً تحریک جدید کی سکیم بتائی۔ آپ نے ابتداء میں یہ سکیم صرف تین سال کے لئے جاری فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی کہ مطالبہ سے بہت زیادہ وعدے آئے۔ ہر احمدی جس نے اس میں حصہ لیا اس میں دل کھول کر قربانی کی اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس مشکل دور سے نکال دیا اور بیرون ممالک میں اس تحریک کے ذریعہ مشن قائم ہوئے۔ مساجد تعمیر ہوئیں اور ہر جگہ ہر ملک میں جماعتوں کا قیام ہوا۔ پھر اذنِ الٰہی کے ساتھ حضرت مصلح موعود نے اس تحریک کو ایک مستقل تحریک قرار دیا بلکہ اس کو نظامِ وصیت کا ایک حصہ قرار دیا جو حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ جاری کیا گیا تھا۔

میری بہنو! یہ تحریک بڑی بابرکت تحریک ہے اور بہت بدقسمت ہے وہ شخص جو استطاعت رکھتے ہوئے اس میں شامل نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مال اسی کی راہ میں آپ نے قربان کرنا ہے اس لئے لجنات کا فرض ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ ان کی لجنہ میں کون کون سی بہن ایسی ہے جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں۔ اگر نہیں تو تحریک کریں کہ غلبۂ اسلام کی اس عظیم مہم میں ضرور شامل ہوں۔ اسی طرح تحریک جدید کے مرکزی دفتر کی طرف سے جو کارکنان جماعتوں میں جائیں ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے انہیں تحریک جدید کے وعدوں کا صحیح ریکارڈ دیں نئے وعدے لے کر دیں وقت پر چندہ کی وصولی کر کے دفتر تحریک جدید کو بھجوائیں۔

لجنہ اماء اللہ کے اجلاسوں میں تحریک جدید پر مضامین پڑھے جائیں۔ اس کی اہمیت اور اس کی برکات اور نتائج کو کھول کر بیان کیا جائے۔ تا زیادہ سے زیادہ بہنوں کو اس طرف توجہ ہو اور وہ اس میں شمولیت اختیار کریں۔ علاوہ مالی قربانی کے موجودہ دور میں تحریک جدید کا مطالبہ سادگی پر جو تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ بہت زور دیا جائے۔ سادگی اختیار کئے بغیر مالی قربانی دینا ہی بہت مشکل ہے۔ حضرت مصلح موعود نے جب تحریک جدید جاری فرمائی تو اپنی متعدد تقاریر میں عورتوں کو اس طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"اصل کام ہر احمدی مرد اور احمدی عورت کا قربانی ہے۔ تو ہر ایک عورت مرد سادہ زندگی بسر کرے۔ کیونکہ ہمیں نہیں معلوم ہمیں کیا کیا قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ دیکھو اگر یہ ہی عادت ڈالیں کہ جو ہوا خرچ کر دیا حالانکہ قرآن مجید میں صاف حکم ہے کہ اپنے مال میں نہ بخل کرو نہ اسراف تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جب دین کے لئے ضرورت ہوگی تو کچھ دینے کے لئے نہ ہوگا۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۲۹۷)

پس ہر احمدی بہن کو تحریک جدید میں شامل ہونا چاہیئے تا اس کے ذریعہ جو عظیم کام ہو رہے ہیں۔ ان میں وہ حصہ دار ہو۔

(وکیلہ المال اوّل تحریک جدید)

المناک حادثہ

ہمارے پیارے بہنوئی ملک عطا محمد صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی کا نوجوان بیٹا ملک وسیم احمد صاحب آف لندن جو حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم کا نواسہ تھا مورخہ ۲۶/۲/۸۲ کو وین میں لاہور سے اپنی والدہ محترمہ محمودہ آصفہ مرحومہ کی قبر (بہشتی مقبرہ) پر دعا کرنے کے لئے آ رہا تھا جب وین پنڈی بھٹیاں میں تیز رفتاری کے باعث الٹ گئی اور ملک وسیم احمد شہید ہو گیا۔ عزیز موصوف نہایت اعلیٰ درجے کا باعمل اور صالح نوجوان تھا۔

پسماندگان میں ایک بیوہ (دختر ملک عطاء الرحمٰن صاحب آف لاہور) تین خورد سال بچیاں عمر ۸ سال، ڈھائی سال اور ۶ ماہ پیچھے چھوڑے ہیں۔ ہمارے اس غم میں خاندان حضرت اقدس کے اکثر افراد اور بے شمار بزرگان جماعت احمدیہ ربوہ نے تشریف لا کر ہماری دلجوئی فرمائی اور پس ماندگان کے لئے صبر کی دعا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت عزیز کے حالات دریافت فرمائے اور قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ ۲۸/۲/۸۲ کو مسجد مہدی گولبازار کے میدان میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر انہوں نے دعا بھی کرائی۔

خاندان حضرت اقدس اور جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ عزیز مرحوم کی اہلیہ اور چاروں بچوں کا خدا خود وارث اور خود کفیل ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمارے بہنوئی ملک عطا محمد صاحب، ملک عطاء الرحمٰن صاحب اور عزیزہ بشریٰ قمر اہلیہ مرحوم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا ؛ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

(محمود احمد سنوری آف کوئٹہ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

خاکسار کی بیٹی امۃ الرشید شوکت سلمہ کا نکاح عزیز عبدالمنان ابن عبدالحق صاحب کے ساتھ مبلغ ۴۵۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی فضل احمد صاحب شاہد مربی نے ۲۲ جنوری کو مسجد احمدیہ میرا بھر کا میں پڑھا ۲۴ جنوری کو رخصتانہ ہوا ۲۵ جنوری کو مکرم عبدالحق صاحب نے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احمدیوں اور غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت اور مثمر ثمرات بنائے۔ آمین

(محمد حسین میرا بھر کا ضلع میرپور آزاد کشمیر)

زرعی سکنی جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
بلال اسٹیٹس ربوہ
فون: ۵۰۸ ؛ گھر: ۴۰۵

کوٹھی برائے فروخت
ایک دو منزلہ کوٹھی واقع آفیسرز کالونی لاہور رقبہ ۲ کنال سوا چھ مرلہ۔ سوئی گیس۔ ٹیلیفون۔ پانی موجود ہے۔ پتہ ذیل پر رابطہ کریں۔
محمد ضیاء الحق ۱۰۰۔ ای کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ فون۔ ۳۷۱۳۰۴۔

سرگودھا میں اللہ کے فضل سے احمدی بھائیوں کی اپنی
فوٹو اسٹیٹ مشین
عرفان فوٹو سٹیٹ
ضلع کچہری سرگودھا پروپرائٹر: عبدالشکور شاکر

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیز راشد حسین کا ۱۸ فروری کو مغربی جرمنی میں اپریشن ہوا تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ اپریشن کے بعد میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

سیکو فینز
SECO FANS
IQBAL
جس نے دیکھا اسی نے چاہا کہ میرے گھر کی زینت بنے
سیکو الیکٹریکل انڈسٹریز جناح روڈ گجرات کا مایہ ناز۔ کم خرچ۔ دیدہ زیب۔ پائیدار
گارنٹی شدہ
سیکو پنکھے
قیمت میں مقابلۃً کم۔ معیار میں بہتر
ڈیلرز:۔ اقبال ٹریڈرز (رجسٹرڈ)
متصل ڈاکخانہ گولبازار ربوہ
سروس و فاضل پرزہ جات کی گارنٹی
ہوم ڈلیوری سکیم
نقد و آسان قسط پر
IQBAL
SECO FANS
سیکو فینز

فوری ضرورت
ایسے تجربہ کار یونانی ادویہ ساز کی جو شربت، مربہ جات، معاجین و دیگر مرکبات بنانے کا ماہر ہو تنخواہ حسب قابلیت پتہ ذیل پر رابطہ قائم کریں
ڈاکٹر محمد شفیع معالج حیوانات چکی ابراہیم ریلوے روڈ ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس
فون ۳۸۵۲
۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا